فوائد المعنوی

(عربی تصنیف)

نسخہ و سندھی ترجمہ:

فقیر غلام علی مسرور

اردو ترجمہ:

فقیر احمد بخش عرف مٹھل مسرور

بیدل یادگار کمیٹی

فوائد المعنوی

(عربی تصنیف)

فقیر عبدالقادر المعروف قادر بخش بیدل

نسخہ و سندھی ترجمہ:

فقیر غلام علی مسرور

اردو ترجمہ:

فقیر احمد بخش عرف مشعل مسرور

بیدل یادگار کمیٹی

کتاب کا نام: فوئد المعنوی (عربی نثر)

تصنیف: فقیر عبدالقادر المعروف قادر بخش بیدل

نسخہ وسندھی ترجمہ: فقیر غلام علی مسرور

اردو ترجمہ: فقیر احمد بخش عرف مشغل مسرور

اشاعت: اکتوبر ۲۰۱۱ء

منجانب: بیدل یادگار کامیٹی

تعداد: 500

کمپوزنگ: دعا اکیڈمی اینڈ دعا کمپوزرس سکھر

قیمت: 100 روپیہ

لی آئوٹ: جمیل سائر گھا گھرو 03023115075

سرورق: سعید منگی

طباعت: پوپٹ پرنٹنگ پریس، خیر پور

فون نمبر: 0243-552913

کتاب "فوائد المعنوی" کے اس ایڈیشن کی اشاعت کے سلسلے میں مسرور پبلیکیشن کراچی کا شکریہ۔

پیشِ گفتار

"فوائد المعنوی" فقیر قادر بخش بیدل کی ایک اھم عربی نثری تصنیف ھے، جس میں بیدل سائیں کے عربی زبان میں لکھے ہوئے وہ زرین اقوال شامل ہیں جو علم و عرفان اور عشق و تصوف کے حوالے سے بہت بڑا احاطہ لئے ہوئے ہیں۔

"فوائد المعنوی" کا مسودا سب سے پہلے فقیر قادر بخش بیدل کے ایک اھم طالب و محبوب فقیر قاضی پیر محمد / متوفی (۱۲۸۵ھ) نے قلمبند کیا جس سے سندھ کے ایک باکمال ادیب و فقیر اور بیدل سائیں کے بڑے معتقد و مرید فقیر غلام علی مسرور (متوفی 1953ء) نے استفادہ حاصل کیا، نہ صرف اس مسودے کو نقل فرمایا بلکہ اس میں سندھی زبان میں ترجمہ بھی شامل کیا۔ مسرور فقیر کا مرتب کیا ہوا مسودا سال 2001ء میں مسرور پبلیکشن کراچی کی جانب سے شایع بھی کیا گیا۔

بیدل یادگار کامیٹی فقیر قادر بخش بیدل کی اس اھم نثری تصنیف کی اھمیت کو محسوس کرتے ہوئے اس کو سندھی اور اردو ترجمے کے ساتھ شایع کیا ہے۔ اردو ترجمہ فقیر غلام علی مسرور کے فرزند فقیر احمد بخش عرف مشعل مسرور نے کیا ہے۔ بیدل یادگار کامیٹی فقیر مشعل مسرور اور مسرور پبلیکیشن کراچی کے روح رواں محترم بیدل مسرور کا شکریہ ادا کرتی ہے۔

اکتوبر ۲۰۱۱ء

اختر درگاہی

سیکریٹری

بیدل یادگار کامیٹی

حرف اوّل

کتاب ھذا، فوائد المعنوی، پیر، مغاں حضرت شھنشاہ قادر بخش بیدل قدس سرہ کی مایہ ناز عربی تصنیف ہے، جو کہ تمام عمدہ، پر مغز معنوی ارشادات پر مبنی ہے، یہ تصنیف میرے والد بزرگوار فقیر غلام علی بدوی، المعروف مسرور سائیں علیہ رحمت نے روھڑی شریف کے جناب پیر محمد قاضی صاحب کے دستخط نسخے سے نقل فرمائی تھی، اور بعد میں اِس تصنیف کے ساتھ سندھی ترجمہ شامل کرکے، حضرت قادر بخش بیدل قدس سرہ کے دیگر تصانیف کے ساتھ ایک جامع ملفوظات کی صورت میں جلد بنوایا تھا۔ حضرت قادر بخش بیدل قدس سرہ کی مجموعی تصانیف جو کہ اوائل فارسی، عربی لپی (الف۔بے) میں لکھی ہوئی تھیں۔ ان سب کو ابوی فقیر مسرور علیہ رحمت نے بڑی محنت اور لگن سے، مروجہ زبانوں میں لکھ کر سال 1925ء میں مکمل کردیا تھا۔ یاد رہے کہ حضرت قادر بخش بیدل قدس سرہ کی تصانیف کا اشاعتی عمل بہت بعد میں سال 1940ء سے شروع ہوا تھا۔

میں ذاتی طور اس تصنیف کو شایع کرانے کے حوالے سے اِس عربی تصنیف کے ساتھ سندھی ترجمہ کو شامل کرنا چاہا۔ چونکہ بنیادی طور اس ترجمہ کی زبان بہت مشکل تھی، اس لئے مئنے اس ترجمہ کی زبان کو سلیس انداز میں سنوارنے کی، کچھ قدر کوشش بھی ضرور کی تھی۔ چونکہ یہ کام بنیادی طور ابوی فقیر مسرور علیہ رحمت نے ہی کیا تھا، اس لئے میں پورے سندھی ترجمے کو فقیر غلام علی مسرور علیہ رحمت کے نام سے شایع کرایا تھا۔

کتاب فوائد المعنوی بمع سندھی ترجمہ، تمام اھل تصوف نے پسند فرمایا، اور اس بندہ ناچیز سے حکم فرمایا کہ "اس تصنیف کو اردو ترجمے کے ساتھ شایع کرادین"۔ ماشاءاللہ۔۔۔

چونکہ اردو زبان کافی ممالک میں پڑھی اور سمجھی جاتی ہے، لحاظہ، حضرت قادر بخش بیدل قدس سرہ کی اس تصنیف سے تمام انسان مستفیض ہوں۔ جس میں اس بندے کا سکون قلب بھی مطلوب ہے بہر حال بفضل خداوندی کتاب اردو ترجمے کے ساتھ تیار ہوگئی۔ میں بذات خود "بیدل یادگار کمیٹی" کے مجموعی اراکین کا تہہ دل سے مشکور ہوں، جنہوں نے اس کار۔ معنوی کو تکمیل پر پہنچایا۔ اس حوالے سے میں جناب اختر علی میرانی المعروف اختر درگاھی صاحب کا بہت ہی احسانمند ہوں۔ جو کہ ہر گام پر میری ھمت افزائی فرماتے ہیں۔ حقیقتاً میری علمی ادبی کوشش میں اِن کا بڑا ساتھ ہے۔

۱۸ ستمبر ۲۰۱۱

شکارپور

فقیر مٹھل مسرور

سوانحی خاکہ

فقیر قادر بخش بیدل

اسم گرامی: عبدالقادر المعروف قادر بخش   تخلص: بیدل، طالب، قادر

لقب: روھڑی شہر کا عَلَم نِشان   والد بزرگوار: فقیر محمد محسن

سن ولادت: ۱۲۳۱ھجری مطابق ۱۸۱۵ء   جائے ولادت: محلہ ریشم باف روھڑی

تعلیم و تربیت: درس نظامی کے فارغ التحصیل عالم

دست بعیت طالب: سید میر جان اللہ شاہ رضوی ثانی متخلص "عاشق" کے ہوئے۔

باطنی فیض: حضرت عثمان مروندی المعروف قلندر لعل شہباز سے حاصل ہوا۔

مسلک: حنفی صوفی   طریقہ: قادری باطنی طور پر قلندری اویسی   فکر: وحدت الوجودی

تصانیف:

۱۔ مثنوی ریاض الفقر	۲۔ دیوان سلوک الطالبین (مطبوعہ)
۳۔ مثنوی دلکشا (مطبوعہ)	۴۔ رموز القادری
۵۔ رموز العارفین	۶۔ دیوان مصباح الطریقت (مطبوعہ)
۷۔ مثنوی نھر البحر	۸۔ دیوان منھاج الحقیقت (مطبوعہ)
۹۔ کرسی نامہ	۱۰۔ قصہ ھیر رانجھا (مطبوعہ)

۱۱۔ قصہ لیلیٰ مجنون (مطبوعہ)

۱۲۔ ظہور نامہ۔

۱۳۔ پنج گنج (مطبوعہ)

۱۴۔ سند الموحدین

۱۵۔ تقویت القلوب فی تذکرۃ المحبوب

۱۶۔ فی بطن احادیث

۱۷۔ تاریخ سندھ

۱۸۔ قرۃ العینین فی مناقب سبطین (مطبوعہ)

۱۹۔ انشاء قادری

۲۰۔ فوائد المعنوی (مطبوعہ)

۲۱۔ تاریخہای وفات (مطبوعہ)

۲۲۔ دیوان اردو (مطبوعہ)

۲۳۔ سرود نامہ (مطبوعہ)

۲۴۔ وحدت نامہ (مطبوعہ)

۲۵۔ فرائض صوفیہ (مطبوعہ)

۲۶۔ خطبات

۲۷۔ متفرقہ

۲۸۔ وصیت نامہ

۲۹۔ عقائد

مجازی استاد: کرمچند، فقیر غلام محمد، قاضی پیر محمد

اولاد: فرزند: فقیر محمد محسن المعروف بیکس (وصال ۱۲۹۸ ہجری)، فرزند: غلام فرید (صغیر سن فوت)

وصال: 16 ذوالقعد 1289 ہجری مطابق 15 جنوری 1873ء جائے وصال: روہڑی

عرس تقریبات: 16، 15، 14 ذوالقعد کو ہر سال انکی مزار درگاہ بیدل بیکس روہڑی میں منعقد کی جاتی ہیں۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

اَلعشق سلطانُ يحكم في الدّارين

عشق بادشاهه آهي، ٻنهي جهانن تي حڪومت ڪري ٿو

عشق بادشاہ ہے دونوں جہانوں میں حکومت کرتا ہے۔

الحسنُ حقيقةٌ لايحصل مُشاهِدتُها الا فيه الفنا

حسن هڪ اهڙي حقيقت آهي، جنهن جو مشاهدو فنا ٿيڻ کان سواءِ حاصل نه ٿو ٿي سگهي.

حسن حقیقت ہے جس کا مشاہدہ فنائیت کے سوا حاصل نہیں ہوتا۔

منَ صَبَرَ في الفقر اغناهُ الله مِنَ الدّارين

جنهن شخص فقر ۾ صبر ڪيو، الله تعاليٰ ان کي ٻنهي جهانن کان بيپرواهه ڪري ڇڏيو.

جس نے فقر میں صبر کیا، اللہ تعالیٰ نے اسکو دونوں جہانوں سے بیپرواہ کر دیا۔

حريصُ الدنيا لايشبعُ مِنها مِثلَ المُستقي مِنَ الماءِ

لالچي دنيا مان ڪڏهن نہ ڍاپندو، جيئن جلندر جو مريض پاڻيءَ مان نہ ڍاپندو آهي

حریص دنیا سے سیر نہیں ہوتا، جیسے جلندر کا مریض پانی سے سیر نہیں ہوتا۔

تواترُ الذکر تزیدُ المحبَتَ

لڳاتار يادگيري، محبت کي وڌائي زياده ڪري ٿي.

مسلسل ذکر محبت کو زیادہ کرتا ہے۔

بُعدُ الأجسامِ، قُربُ الأرواحِ

جسمن کان دوري ڪرڻ سان، روحن جي ويجهڙائي ٿئي ٿي.

جسموں سے دوری روحوں کی نزدیکی حاصل ہوتی ہے۔

اَلوَلِيُّ برزخُ بينَ العُبودِيّتِ وَالربُوّبِيّتِ

ٻانهپ ۽ خدائيءَ جي وچ ۾ ولي هڪ پردي مثل آهي.

عبدیت اور ربوبیت کے درمیان ولی برزخ کی مانند ہے۔

الوَاصِلُ يَملِکُ فِي الدّارين، لَبثَ فِي هذهِ الدّار، ماشاء وَينقل اِلي تِلکَ الدّار اِذا شَاءَ

واصل ٻنهي جهانن جو مالڪ آهي، جيستائين چاهي هن جهان ۾ رهي، جنهن وقت چاهي پار وڃي.

واصل دونوں جہانوں کا مالک ہے، جب تک چاہے اِس جہاں میں رہے،
اور جس وقت چاہے، اُس جہاں میں جا بسے۔

اَلسّالِکُ مُحِبُ والمجذوبُ مَحبُوبٌ

سالڪ عاشق آهي ۽ مجذوب معشوق آهي.

سالک عاشق ہے، اور مجذوب معشوق ہے۔

ذِكر الجهر كفارةُ السّيأتِ

ڏاڍيان ذڪر ڪرڻ، گناهن جي ڪفارت آهي.

زبان سے ذکر کرنے میں گناہوں کی کفارت ہے۔

ذِكرُ الخفيّ تناقص الوَهميّاتِ

هوريان ذڪر وهمن کي گهٽ ڪندڙ آهي.

خفی ذکر وَہم کو کم کر دیتا ہے۔

التفكّر نسيَ ماكان

فڪر سڀ چيز وساري ٿو.

فکر ہر چیز بُھلا دیتا ہے۔

النفي تنزيَة عَمَا يَمثُلَ

نفي وڏي پاڪائي آهي، جھڙو بہ مثال ڏجي.

نفی بڑی پاکائی ہے جو بھی مثال ہو۔

اَلاِثْباتُ شُهُودُ المَعنِي الذاتِيَتُ

ذات جي حقيقت ظاهر ٿيڻ، اثبات آهي.

ذات کی حقیقت ظاہر ہونا، اثبات ہے۔

تَصَوُّرُ الشَيخ أولي مِن كُل مُشبه

سڀ صورت کان مرشد جو تصور وڌيڪ آهي.

ہر صورت سے، مرشد کا تصوّر اعلیٰ ہے۔

المَجازُ يوُصلُ بِالحقيقتِ، وَيمنعُ عنها

مجاز، حقيقت تائين پهچائي ٿو، ۽ پڻ جهلي ٿو ان کان.

مجاز حقیقت سے ملاتا ہے، اور اس ہی سے روکتا بھی ہے۔

من يَرجُوا حُصُولَ الدّنيا، كَانَ يَفقُدُ طلب المولىٰ

جيڪو دنيا جي حاصلات لاءِ رجوع ٿيو، تنهن جڻ خدا جي طلب کي ضايع ڪيو.

جو دنیا کی حاصلات کے لئے رجوع ہوا، اس نے خدا کی طلب کو ضایع کیا۔

مَنۡ يَصلُ بِاللہ لاَ يَضُرہُ اِقبَالُ الدُّنيا.

جيڪو خدا سان واصل آهي، تنهن کي دنيا جو اقبال ڪو بہ نقصان نہ رسائيندو.

جو خدا سے واصل ہے، اسے دنیا کی عظمت ضرر نہیں پہنچاتی۔

الفقيرُ فِي مُعامِلَة الدُّنيا کالورَد فِي الماءِ

فقير دنيا جي ڏنڌن ۾ ائين آهي، جيئن پاڻيءَ ۾ گل.

فقیر دنیا کے کاروبار میں، پانی میں پھول کی مانند ہے۔

الفَقر اِتّحادُ بِلا ڪيفيۃُ

فقر بغير ڪيفيت جي اتحاد، يعني هيڪڙائي آهي.

فقر بغیر کسی کیفیت کے اتحاد ہے۔

اِتّحادُ المَعنوي لايُفهَمُ بِالعلمِ

هيڪڙائيءَ جو راز، علم جي وسيلي سمجھ ۾ نہ ايندو.

وحدت کا راز علم کے ذریعے سمجھ میں نہیں آتا۔

اَلقلبُ ضِمنُ الَحقِيقتِ

دل حقيقت جو مرڪز آهي.

قلب حقیقت کا مرکز ہے۔

غَفلۃُ الطالِب سَاعۃُ اِرتِدادُ الطَّرِيقتِ.

طالب جي هڪ گهڙيءَ جي غفلت،
طريقت جو ڪُفر آهي.

طالب کے ایک لمحے کی غفلت، طریقت کی کفر ہے۔

رَجرُ الارواح تَفرَّقۃُ الاَوهَامِ.

وهمن کان پري رهڻ ۾، روحن جي خوشي آهي.

وہموں سے دور رہنے میں روحوں کی خوشی ہے۔

مَن غابَ فقد يَكشفُ لُه الغيبَ.

جيڪو گم ٿيو، تحقيق ان لاءِ ڳجهه ظاهر ٿي پيو.

جو کہ غائب ہوا، اس کے لئے غیب کھل گیا۔

مَن عشَقَ سوَفَ يُعشَقُ.

جيڪو دوستي رکندو. سو دوست رکيو ويندو.

جس نے عشق کیا، اس سے عشق کیا جائے گیا۔

اَلظاهِرُ تَصويرةُ الباطِن.

ظاهر، تصوير آهي باطن جي.

ظاہر تصویر ہے، باطن کی۔

الباطن، تخمير الظاهر

باطن، ظاهر جو خمير آهي.

باطن خمیر ہے، ظاھر کی۔

اوَّل الرِيَاضَتِ خَرقُ العَاداتِ.

رياضت جي شروعات، عادتن جي ابتڙ آهي.

ریاضت کی ابتدا، عادت کے برعکس ہے۔

آخِرُ الطَّرِيقةِ ترکَ الحَسنَاتِ وَالِسياٰتِ.

طريقت جي انتها، نيڪين ۽ بَديُن جي ڇڏڻ ۾ آهي.

طریقت کی انتہا نیکی اور بدی کے ترک میں ہے۔

اِحياءُ الانفَاس مِفتَاحُ البَطنِ.

دمن جو زنده ڪرڻ، باطن جي ڪنجي آهي.

انفاس کو زندہ رکھنا، باطن کی چابی ہے۔

مَن يَعشِقُ عَلٰی صُورتِہٖ وَلم يطلِع اعلیٰ مَعنَاہُ وَهُوَ کالعباد الصَّنَم.

جيڪو صورت تي عاشق ٿيو ۽ ان جي حقيقت کان آگاهه نه ٿيو، اهو بت پرست آهي.

جو کہ صورت پر عاشق ہوا، اور اسکی، حقیقت سے آگاہ نہ ہوا، وہ بت پرست ہے۔

اَلعَامُ يُنظرُ اِلي الصُورةِ وَلا يُبصُرُ مافِيها.

عام صورت ڏانهن ڏسندا آهن ۽
منجهس جو ڪجھ آهي اهو نہ ڏسندا آهن.

عام فقط صورت کو دیکھتے ہیں،
اور جو کچھ اس میں موجود ہے، اسے نہیں دیکھتے۔

اَلخاصُ يَبصُرُ نُورُ المَعني، يُظهِرُ مِنَ الصُّورَتِ
كَالنُّور المِصباح يَتَجلي مِنَ الزُّجاجَتِ.

خاص حقيقت جو نور ڏسندو آهي، جيڪو ڏيئي
وانگر شيشي مان تجلو ڏيندو آهي.

خاص حقیقت کے نور کو دیکھتے ہیں، جو چراغ کی مانند شیشے سے تجلی دیتا ہے۔

خاصُ الخَاصِ يَعرفُ الكُلَّ وَلمَ يَرانًالتَّجزئياًتُ.

خاص الخاص ڪُلَ کي سڃاڻيندو آهي، جُز کي نہ ڏسندو آهي.

خاص الخاص سارے کل کو جانتا ہے، اور جز کو نہیں دیکھتا۔

اَلرِّيَاضَتُ عَسِيرٌ عليٰ المُثقلِين،
وَيَسر عَليٰ اَلمُخفِفين.

رياضت ڳورن لاءِ ڳوري آهي، ۽ هلڪن لاءِ هلڪي آهي.

ریاضت بھاری لوگوں پر بھاری ہے اور ہلکے لوگوں پر ہلکی ہے۔

المَثقلُ مَن يَطوُلُ الاَمَلَ،
ومُخَفَفَ مِنَ يُقطعُهَا.

ڳورو اهو آهي جيڪو ڊگهي اميد رکي،
هلڪو اهو آهي جيڪو اميد کي وڍي ڇڏي.

بھاری وہ ہے جو لمبی آس رکھے،
ھلکا وہ ہے جو اپنی آس مٹادے۔

اَلمُرشِدُ مَن يَقطَعُ المُرِيدَ مِنَ المُوهُو مَاتِ.

مرشد اهو آهي، جيڪو مُريد
جي وهمن کي وڍي ڇڏي ٿو.

مرشد وہ ہے جو مرید کے وھم کو کاٹ دے۔

المُرِيدُ مَن لاَ يَعلمُ اَحدًا، اِلاَّ هُو، وَلاَ يَلحظُ فِي القلبِ اِلا هُوَ، ولاَ يَتَنفَسُ نَفساً واحِداً اِلاَّ اَمره.

مريد اهو آهي، جيڪو خدا کان سواءِ ڪنهن کي
بہ نہ ڄاڻي. پنهنجي دل ۾ الله تعالىٰ کان سواءِ نہ
ڏسي ۽ ڪو بہ دم الله کان سواءِ نہ کڻي.

مرید وہ ہے، جو خدا کے سوا کچھ نہ جانے،
اپنی دل میں خدا کے سوا کچھ نہ دیکھے،
اور کوئی بھی سانس اللہ کے سوا نہ لے۔

قِيامَتُ المُحبِينَ بعثهُم نَفْخَتِ المَحبوُبِ.

قيامت ۾ عاشق، معشوق جي ڦوڪ سان اٿندا.

قیامت میں عاشق، معشوق کی پھونک سے اُٹھیں گے۔

جَنَتُ العَاشِقِينَ وَصلُ الحَبيبُ بِلا فرقتِ.

بهشت آهي، بغير جُدائيءَ
عاشق ۽ معشوق جو ملڻ.

عاشقوں کی جنت حبیب کا وصال ہے بغیر جدائی کے۔

نارُالطالبينَ تحريقِ وُجوُدَهُم فِي الحَرارَتِ المُفارِقتِ.

دوزخ آهي، طالبن جو، جدائيءَ جي باهه ۾ سڙڻ.

دوزخ ہے طالبوں کا جدائی کی آگ میں جلنا۔

اَلمُفارقتُ جَذبُ المعشُوق العاشِق.

وڇوڙو آهي، معشوق جو عاشق کي ڇڪڻ.

جدائی معشوق کی طرف سے، عاشق کو کھینچتا ہے۔

اَلمُواصلتُ اِتّصالُ العاشِق والمَعشُوق.

وصال آهي، عاشق ۽ معشوق جو ملڻ.

عاشق اور معشوق کا ملنا ہی وصال ہے۔

والآنيت، هِيَ مَقُولَتُ المحبوبِ يصدُر مِن لسان المحب لامن نفسهٖ

خودي آهي معشوق جو گفتگو، جيڪو عاشق جي زبان کان ظاهر ٿئي ٿو، ۽ نہ سندس نفس کان ظاهر ٿئي ٿو.

خودی، معشوق کی گفتگو ہے، جو عاشق کی زبان سے ظاہر ہوتی ہے،
نا تو ان کی نفس سے ہے۔

مُراقبت الطالبين سُکون اِلفکِر عَلي الهَدينت الواحد.

مراقبو، طالبن جي فکر جو آرام آهي، وحدت جي راه ۾.

مراقبہ، وحدت کی راہ میں، طالبوں کے فکر کا سکوں ہے۔

مُراقبَت المُحبين ثَواتُر المُشاهِدَة.

مراقبو، عاشقن جو هميشہ ڏسڻ آهي.

مراقبہ، عاشقوں کا دائمی دیکھنا ہے۔

مُراقبتُ المَحبُوبِينَ تَحير في الاحدَيتُ.

مراقبو محبوبن جو احديت ۾ حيرت آهي.

مراقبہ، محبوبوں کی احدیت میں، حیرت ہے۔

الوُجودُ الي الوجُود اذا انقضي الكاين فانتهي المكان.

وجود، وجود جي طرف جڏهن فنا ٿيو، تڏهن اصل مڪان کي پهچي ويو.

وجود وجودِ کی طرف جب فنا ہو گا، تب ہی انتہا کو پہنچے گا۔

اَلعُروج صُعُود الارواح ممِا هُو کائِینُ.

عروج آهي، متي چڙهڻ روحن جو جيڪو انهن لاءِ ظاهر بہ آهي.

عروج روحوں کی پرواز ہے، جو ان کے لئے ظاہر بھی ہے۔

الفُقراءُ يَعطون في اللمَحةِ مَالاَ يَحصَل في المُجاهِدة الف سنين.

فقيرن کي اک ڇنڀ ۾ اهو ڪجهہ حاصل ٿئي ٿو جيڪو بندگيءَ جي هزارن سالن ۾ بہ نہ ٿو حاصل ٿئي.

فقیروں کو پلک جھپک میں، جو کچھ حاصل ہوتا ہے، وہ بندگی کے ہزارہا سال میں بھی حاصل نہیں ہوتا۔

مَن لاَ يُجَاهِدُ مستطيقا باتِكال القدر
اوالنَصِر فكان قد يضيعُ العُمرِ عَبثاً.

جيڪو طاقت رکندڙ، بندگي نہ ٿو ڪري ۽ فقط تقدير تي ڀروسو

ڪري ٿو، سو پنهنجي عمر اجائي وڃائي ٿو.

جو قوّت رکھنے ولا بندگی نہیں کرتا، اور تقدیر پر انحصار کرتا ہے، وہ اپنی عمر برباد کرتا ہے۔

لاتنظروالي الاخِلاق الفقراء نظراً مكروها لِاَن كُل حَركاتِهِم وَسكناتُهم مِن الله تعالىٰ

فقيرن جي عادت ڏانهن بري نظرسان نہ ڏسو،

ڇاڪاڻ تہ تحقيق انهن جي سڀ چرپر يا آرام خدا جي طرفان آهي.

فقراء کے اخلاق کو بری نظر سے نہ دیکھو،

کیونکہ انکی ساری حرکات خدا کی طرف سے ہوتی ہے۔

وَإِذَا رَأيتَ الفَقِيرَ مُعتَرِضٌ عَنِ النَّاسِ، وَهُمْ يُحِبُّونَهُ وَهُوَ الغَنِيُّ غَيرُ مُتَكَبِّرٍ.

جنهن وقت فقير کي ماڻهن کان منهن ڦيرائيندي ڏسو ۽ ماڻهن هن کي

دوست ڪري رکيو ته پوءِ اهو بغير تڪبر جي شاهوڪار آهي.

جب فقیر کو آدمیوں سے نظر پھیرتے دیکھو،

اور آدمیوں نے اسکو دوست رکھا ہو، تو ایسا فقیر بلا تکبر غنی ہے۔

إِذَا رَأيتَ الفَقِيرَ ظَاهِرًا، مَائِلَ إِلَى النَّاسِ يُحِبُّهُم وَهُوَ رَحِيمٌ عَلَيهِم غَيرُ حَرِيصٍ إِلَى المَتَاعِ الدُّنيَا.

جنهن وقت فقير کي ظاهر ۾ خواهش ڪندڙ ڏسو ۽ ماڻهن کي دوست رکندڙ ڏسو، تحقيق ڄاڻو ته هو ماڻهن تي مهربان آهي ۽ دنيا جي مال جو حرص ڪندڙ نه آهي.

جس وقت فقیر کو ظاہری خواہش کرتے دیکھو،

اور آدمیوں کو دوست رکھتے دیکھو، تو جان لو،

کہ وہ آدمیوں پر مہربان ہے، اور مال کا حریص نہیں ہے۔

اَلصُوفِي مَن يَعرفُ اَلكل باالكُل.

صوفي اهو آهي، جيڪو هر شيءِ کي،
ڪل وسيلي سان سڃاڻي.

صوفی وہ ہے، جو ہر شے کو کُل کے وسیلے جانتا ہے۔

عَلامَتُ التَصفِيَةِ رُرَيَتُ مالاَ يُراي.

صفائيءَ جي نشاني اها آهي، جو اڻ ڏٺي شئي ڏٺي تئي.

صفائی کی نشانی وہ ہے، جس میں اَن دیکھی چیز بھی دیکھی جائے۔

الاَعِتِكاف حِفِظُ الفِكِرمِن اَن يَتفَرقَ.

اعتڪاف، ڇڙو ڇڙ تيل
فڪر جي نگهباني ڪري ٿو.

اعتکاف، منتشر فکر کی نگہبانی کرتا ہے۔

كَفُّ اللِّسانِ رُجوعٌ اِلي الفكرِ

زبان جي بندش، فكر جي طرف رجوع كري ٿي.

زبان کی بندش فکر کی طرف رجوع کرتی ہے۔

خَرُّ الطالِبِ عَلي وَجهِهِ، حُبُّ الشَهواتِ.

طالب جو منهن ڀر ڪرڻ،
شهوت جي چاهت جي سبب آهي.

طالبوں کا منہ کے بل گرنا، شہوت کی چاہت کے سبب ہوتا ہے۔

اَلمُوحَدُ مَن لاَيَرجُو وَلاَيَخافُ.

موحد اهو آهي، جيڪو نه اميد رکي نه خوف رکي.

موّحد وہ ہے جو امید اور خوف دونوں سے آزاد ہو۔

وَحَدَتُ الوُجوُد اِثبَاتُ البَدِرِ مَعَ النُجُومِ.

وحدت الوجود ثابتي آهي،
چوڏهينءَ جي چنڊ جي ستارن سان گڏ.

وحدت الوجود کی ثابتی، چودھویں کے چاند کی ستاروں کے ساتھ ہے۔

وَحَدَتُ الشُهُودِ اِثباتُ الشمِس، وَنفي النُجُومِ.

وحدت الشهود ثابتي آهي، سج جي ستارن جي گم ٿيڻ سان.

وحدت الشہود کی ثابتی سورج ہے ستاروں کی نفی سے۔

اَلطريقتُ مَعنىٰ الشَريعتِ، وَالحقيقتِ مَعنِيها وَالمَعرفتِ مَعَنيها.

طريقت معنىٰ آهي شريعت جي،
حقيقت ۽ معرفت بہ ان جي ئي معنىٰ آهي.

طریقت معنیٰ ہے شریعت کی،
اور حقیقت، معرفت بھی اسی کی ہی معنیٰ ہے۔

مَسَرتُ القلبِ بِاقِبَالِ الدُنيا كسُوفُها،
وَحُزنُ القلبِ بِاِدبَار الدُنيا خُسُوفُها.

دنيا جي طرف منهن ڪرڻ سان جا خوشي ملي ٿي، سا سج گرهڻ مثل آهي ۽ دنيا کان منهن موڙڻ سبب جو غم ملي ٿو، سو چنڊ گرهڻ مثل آهي.

دنیا کی طرف رخ کرنے سے جو خوشی ملتی ہے، وہ سورج گرہن کے مانند ہے جو دنیا کے مُنہ پھیرنے میں غم ملتا ہے وہ چاند گرہن کے مثل ہے۔

مَن سَمَع ثناءَ وَفرحَ بِه، وَهوَ غير واصل فيقِطعُ مِمّا امرَ، انْ يوصَلَ بِه.

جنهن خوشيءَ سان پنهنجي تعريف ٻڌي، سو غير واصل آهي، جيڪو ڪيس حاصل آهي، ان کان به ڪٽيو وڃي ٿو.

جس نے خوشی سے اپنی تعریف سُنی وہ غیر واصل ہے، جو اُسے حاصل ہے وہ بھی کھو دیتا ہے۔

مَن سَمِعَ قبحهُ، وَمَا صبَرَ،
وَلايَصبرُ نَفسهُ، مِمَّا حَكَت فَقد خَسِرَ.

جنهن پنهنجي بدي صبر سان ٻڌي، پر سندس نفس صبر نہ ڪيو ۽ ڳالهہ ڪري وڌائين، پوءِ تحقيق اهو زيانڪار آهي.

جس نے اپنی بدی صبر سے سُنی، بلکہ اس کی نفس نے صبر نہ کیا، اور اس نے اظہار کر دیا وہ زیان کار ہے۔

رَضَاءُ الواصلِ، عَينُ رضاء الحَقِ،
وَسخطه، عَين سَخطِ الله.

واصل جي رضامندي الله تعالیٰ جي رضامندي آهي، ناراضپو ان جو تحقيق الله تعالیٰ جو ناراضپو آهي.

واصل کی رضامندی، رضامندی اللہ تعالیٰ کی ہے، اِن کی ناراضگی تحقیق اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے۔

اِذ اَرَايتَ المُكمل فِي الكَبَائِر
فَلاَ تظن، اِنهُ، هُوَ فِي الكَبَائِر.

جنهن وقت ڪنهن به ڪامل کي ڪبيري گناهه ۾ ڏسين ته بدگمان نه ٿي، جيتوڻيڪ اهو ڪبيرن گناهن ۾ هجي.

جب بھی کسی کامل کو کبیرا گناہ میں دیکھو، تو بدگمان نہ ہو،
حالانکہ وہ کبیرا گناہ میں ہی مبتلا ہو۔

اِذاكانَ الوَاصِلاً، اثِماً باِختِيار التقدير، فيُغفر
ويُشَرفُ ويُغضَبُ مَن يَظنُ اِنهُ، قد اَثِمَ.

جيڪڏهن ڪو واصل، تقدير جي اختيار سبب گنهگار آهي ته اهو بخشيو ويندو، جيڪو ان ۾ شڪ رکندو سو گنهگار ٿيندو.

اگر کوئی واصل تقدیر کے اختیار کی سبب گنہگار ہے،
وہ بخشا جائیگا، جو اس میں شک رکھیگا وہ خود گنہگار ہو گا۔

اَلعارفُ لایزنِي.

عارف زنا نہ ڪندو آهي.

عارف زنا نہیں کرتا۔

بُکَاءُ العَابدِ مِن الَخوفِ.

پرهيزگار جو روئڻ، خوف جي سبب آهي.

پرھیز گار کارونا خوف کے سبب ہوتا ہے۔

بُکَاءُ العَاشِق بینِ التجلِي وَالِاستَار.

عاشق جو روئڻ، تجليءَ جي
وچ ۾ پردي پوڻ سبب آهي.

عاشق کارونا، تجلی کے درمیاں
حجاب کے سبب ہوتا ہے۔

كَلاَمُ الوَلِيِ جَاذِبَ اِلي اِلحَالِ.

وليءَ جو گفتگو، حال جي طرف ڪشش ڪندڙ آهي.

ولیؒ کی گفتگو حال کی طرف کھینچتی ہے۔

حِكَايَاتِ المُتَقَدِمِينِ يُوَيِدُ المُتَاخِرِينَ.

اڳين جون ڳالهيون پوين کي مدد ڏين ٿيون.

متقدمیں کی باتیں، آخرین کے لیئے مددگار ہیں۔

تَركُ الخَاصِ، اِلتفاتُ عَمَّا سَوَاهُ.

الله تعاليٰ کانسواءِ، خاصن جو، ٻئي طرف واجهائڻ کان ترڪ آهي.

خاص ، اللہ تعالیٰ کے سوا دوسری طرف دیکھنے سے ترک ہیں۔

اَلمُخلِصُ اَخوَفُ اللّٰه، مِنَ النّاسِ.

خاص ٻانهو، ٻين ماڻهن جي بنسبت،
اللّٰه تعالىٰ کان وڌيڪ ڊڄندڙ آهي.

خاص بندے، دوسرے آدمیوں کی نسبت،
اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرتے ہیں۔

اَلطَّمَعُ يَنقُصُ الِعزۃ.

لالچ عزت کي گهٽ ڪندڙ آهي.

طمع، عزت کو کم کرتی ہے۔

اَشَدُّکَثرِ اَمرَاضُ القُلوبِ اَلطمعُ فِيما سِوَيَ اللّٰه.

گهڻو سخت مرض دلين جو، لالچ آهي، سواءِ اللّٰه تعالىٰ جي.

بہت شدید بیماری، قلوب میں طمع کی سبب ہے،
جو اللہ تعالیٰ کی سواء کیجاتے۔

اَلتَّجَاوُزُ عَنَ الشرَّعِ، غَير السُكرَ ضلال.

سڪر جي حالت کان سواءِ،
شريعت کان لنوائڻ گمراهي آهي.

حالت سکر کے سوا شریعت سے تجاوز کرنا گمراہی ہے۔

اَلسكّرُ جُهلُ مَايَعّلمُ.

سڪر، ڄاتل کان بہ بيخبر ڪري ڇڏي ٿو.

سکر، علم میں آئی ہوئی بات سے بھی بے خبر کر دیتا ہے۔

اَلصحُوا سِواءٌ بَينَ الشرّيعَتِ،
والحَقِيقةِ فِي الاَقوَالِ وَالاحوَال.

هوش جي حالت، شريعت ۽ حقيقت
جي اقوالن ۽ احوالن جي وچ ۾ آهي.

ھوش کی حالت، فقط شریعت اور حقیقت
کے اقوال و احوال کے مابین رہتی ہے۔

تَرقِيُ اَلطّالِبِ مِنَ السَّمَاعِ.

طالب جي ترقي سماع سبب آهي.

طالب کی ترقی سماع سے ہوتی ہے۔

تَزکِیَۃُ الانفسِ مِن اَحَیاءِ ھاَ.

نفس جي پاڪائي، سندس حياتيءَ مان آهي.

نفس کی پاکیزگی، اس کی زندگی ہے۔

دَوَامُ المُجَاھدِ تکشِفُ الحِجب یُوَماً فِي وَماً.

هميشہ ڪوشش ڪرڻ سان،
ڏينهون ڏينهن پردا کلن ٿا.

دائمی جدوجہد سے دن بہ دن حجاب کے پردے کھلتے ہیں۔

فَاقَۃُ الطَّالِبِ ناقَتہ، تَذهَبُ بہِ اِلَی المنزِلِ سَرِیعاً.

بک طالب جي انڙي "سواري" آهي,
جيڪا کيس جلدي منزل تي پهچائي تي.

فاقہ، طالب کے لئے، اس اونٹنی کی مثال ہے، جو فوراً منزل پر پہنچا دیتی ہے۔

ذِکرُ الصَّالِحِینَ تَقوِیَۃُ القُلوبِ.

يادگيري صالحن جي، دلين لاءِ تقويت آهي.

ذکر، صالحین کیلئے دلوں کی تقویت ہے۔

تَضِیعُ البطنَ اِعتصَامٌ بالتلقِینِ المُکمَّل.

پيٽ لاءِ پڇڻ، ڪاملن جي سکيا موجب چنبو هڻڻ آهي.

شکم کیلئے دریافت کرنا کاملین کی تعلیم میں تھپڑ لگانا ہے

مُستهلُ الخيالِ، فَناءُ الوُجُودِ.

وجود جو فنا ڪرڻ، خيال جو جلاب آهي.

خیال کا جلاب، وجود کی فنائیت میں ہے۔

تعدیلُ الرُوح بَقائیة، بَعَدَ الفَناءِ.

فنا کان پوءِ، روح جي بقا آهي.

فنا کے بعد روح کی بقا ہے۔

کُفرُ المَعنوي، بَطنُ البَطنِ.

ڳجهو ڪفر، ڳجھ جو بہ ڪفر آهي.

چھپا ہوا کفر، باطن کی کفر ہے۔

اَلإِسلَامُ اِثبَاتُ الحَق.

اسلام حق جي ثابتي آهي.

اسلام حق کی اثبات ہے۔

سَقِيُ الخَمرِ فِي اِصطِلَاحِهِم،

عِبَارَةٌ مِنَ الفِرَاغِ عَنِ الكَونَين.

بزرگن جي اصطلاح موجب، شراب پيئڻ،

ٻنهي جهانن کان واندڪائي آهي.

بزرگوں کی اصطلاح میں، شراب پینا

دونوں جہانوں سے فراغت ہے۔

وَالكَاسَةُ مَايَسقِي بظهُورهٖ خمرُ التّوحِيدِ.

پيالو اهو آهي، جو محبوب جي ظهور سان پيتو تئي، اهڙو پيالو وحدت جو شراب آهي.

پیالا وہ ہے، جو محبوبوں کے ظہور سے پیا جائے،

اور ایسا پیالا وحدت کی شراب ہے۔

اَلزنّارُ اِجتهادُ دَائِمٌ فِي الخدِمَتِ الفُقراءِ.

جڻيو، فقير جي دائمي خدمت لاءِ،

ڪوشش ڪرڻ آهي.

زنّار فقیر کی دائمی خدمت کیلئے کوشش ہے۔

اَلكَافِرُ فِي اِصطِلاحِهِم مَن يَكتُمُ السِّرُ.

بزرگن جي اصطلاح ۾ ڪافر اهو آهي، جو راز کي ڳجهو رکي ٿو.

بزرگوں کی اصطلاح میں کافر وہ ہے راز کو مخفی رکھے۔

وَالمُسلِمِ مَن يُبيها.

مسلمان اهو آهي، جيڪو ڳجهه بيان ڪري.

مسلمان وہ ہے، جو مخفی کو بیاں کرے۔

اَلشهَادةُ اَلْكامِلَةُ عُرفانُ النفسِ عَينُها.

نفس سڃاڻڻ جي صحي شاهدي،
رڳو اهو عين نفس آهي.

نفس کے پہچان کی شاھدی، محض عین نفس ہے۔

اَلجِسمُ مُرَاكِبُ الرُوحِ.

جسم روح جي سواري آهي.

جسم، روح کی سواری ہے۔

وَالرّوحِ مَوردُ الحَقيقتِ.

روح حقيقت جي وارد ٿيڻ جي جاءِ آهي.

روح حقیقت کے وارد ہونے کی جگہ ہے۔

كُلّ مُمَثِل فِي العَالَمِ الأرواحِ هُوَ ظِلُّ الحَقِيقةِ لا عَينُها.

جيڪا صورت جهان ۾ روحن جي آهي، سا حقيقت جو پاڇو آهي.

جو صورت روحوں کی اس جہاں میں ہے وہ حقیقت کی پرتو ہے۔

مَن كانَ نورًا، اَينَما يَنظُرُ لايَرىٰ النُّور ومن كانَ يَبصُرُ، بَصِيرَتِ.

جيڪو نور ٿي چڪو، سو جاڏي به ڏسندو ته سواءِ نور جي نه ڏسندو.

جو نور بن گیا، وہ جس طرف دیکھے گا، وہ سواء نور کے نہ دیکھے گا۔

اَلْمعنوِيَتِ، فَلاَ يَمنَعُهُ الصُّوَرُ،
اَنْ يَرِيَ المَعنیٰ الاصليئَتِ.

معنويت ۾ ڪا بہ صورت،
پنهنجي معنیٰ جي اصليت ڏسڻ
ڪان نہ روڪيندي آهي.

معنویت میں کوئی بھی صورت اپنی معنیٰ
کی اصلیت دیکھنے سے نہیں روکتی۔

اَلجُزْءُ اذاتَيقَنَ، اِنّه، مَحوٌ فِي الكُل فَهُوَالكُلُّ.

پروسي وقت، جيستائين يقين تئي،
تيستائين اهو ڪل ۾ گم آهي،
تحقيق اهو خود بہ ڪل آهي.

بھروسے کے وقت جب تک یقین نہ ہو،
تبتک، وہ کل جو محوّر ہتا ہے
اور حقیقتاَ وہ خود بھی کُل ہے۔

اَلمَحويتُ، فَنَايُ الوُجُودِ، وَنَسيُ الجِسمَ وَالاِسمِ.

محويت وجود جو گم ٿيڻ آهي،
۽ جسم اسم جو به وسارڻ آهي.

محویت میں وجود کی فنائیت ہے،
جس میں جسم اور اسم کا بھول جانا ہے۔

اَلتحَیرُ فقدَانُ الفِراق بَینَ الناظِرِوَالمنظُور.

حيرت ناظر ۽ منظور جي فرق کي وچ مان ڪڍي ڇڏي ٿي.

حیرت ناظر اور منظور کے فرق کو درمیاں سے نکال دیتی ہے۔

اَلمُتَحَيِّرُ كاهِلِ القُبُور، لاشُعُورَ له.

حيران شخص، قبر وارن جي مثل آهي،
جن لاءِ ڪا به خبر نه هوندي.

حیران اھل قبور سے ھے، جس کے لیئے کوئی خبر نہیں ہوتی۔

اَلمُشَاهِدَۃُ اِتصَال النُور باالنُور

مشاهدو نور سان نور جو ملڻ آهي.

مشاھدہ، نور کا نور سے وصال ہے۔

اَلوِصَالُ تَوحِیدُ التَجَلِین.

وصال ٻن تجلين جو اتحاد آهي.

وصال، دو تجلیوں کا اتحاد ہے۔

اَلفِرَاقُ ظَنُ الاِثنَین.

فراق، گمان ٻن جو آهي.

فراق، دو سمجھنے کا گمان ہے۔

مَن یَطلبُ قرب الرَّبِ یَکُونُ مَطلوبَ الثقلین.

جيڪو رب جي ويجهڙائيءَ جي طلب ڪري ٿو اهو خود ٻنهي جهانن ۾ طلب ڪيل آهي.

جو ربّ تعالیٰ کی نزدیکی چاھتا ہے، وہ خود بھی دونوں جہانوں میں طلب کیا گیا ہے۔

مَنْ أمَرَ النَّاسَ بتَحصِيلِ القُربِ، وَهُوَ لاَ يَطلُبُه، كأنَّهُ، اعْمَىٰ. فِيه يَدِهِ المِشعَلة.

جنهن شخص ماڻهن کي ويجهڙائي حاصل جو حڪم ڪيو ۽ پاڻ طلب نہ ڪيائين سو اهڙو انڌو آهي جنهن کي مشعال بہ هٿ ۾ هجي.

جس نے آدمیوں کو نزدیکی کا حکم کیا، اور خود نزدیکی نہیں کی، وہ ایسا نابینا ہے، جس کے ھاتھ میں مشعال ہو۔

كَظمُ الغيظِ حَسنة النِفسِهِ

ڪاوڙ ڪائي وڃڻ، پنهنجي نفس لاءِ نيڪي آهي.

رنجش کو کھا جانا، اپنی نفس کے لئے نیکی ہے۔

قُربُ الاَغنِيَاءِ بُعُدُ الاَصفِيَاءِ

ويجهڙائي دنيا دارن جي، دوري برگزيدن جي آهي.

دنیاداروں کی نزدیکی، برگزیدہ لوگوں سے دوری ہے۔

سَعي الاِنسانِ يَكفِي المُهمَاتِ.

ڪوشش انسان جي، مشڪلات لاءِ ڪافي آهي.

کوشش انسان کی مشکلات کے لیئے کافی ہے۔

اَهَلَ القُبُورُ مُغِيثُ اِلاَّ غيرُ وَاصِلَ.

قبرن وارا فرياد رس آهن، سواءِ غير واصلن جي.

قبروں والے فریادرس ھیں، بجز غیر واصلوں کے ۔

اَلعَارِفُ سَالِکُ الطريق وَ واقِفُ المَقاماتِ.

عارف وٽ جو واقف آهي، ۽ مقامن کان خبردار آهي.

عارف راہ کے واقف ھیں، اور مقامات سے خبر دار ھیں۔

اَلعاشِقُ لاَ يَوقِفُ حَتَّي يَصِلُ اَقصَي الغَايَاتِ.

عاشق تيستائين نہ بيهندو، جيستائين پنهنجي مطلب جي نهايت کي رسندو.

عاشق تب تک کہیں نہیں رکتا، جب تک اپنے مطلب کی نہایت کو نہیں پہنچتا۔

مَن يَترُکُ الکَثرَتُ يَصِلُ الوَحدَتُ.

جيڪو ڪثرت کي ڇڏيندو، سو وحدت کي پهچندو.

جو کثرت کو چھوڑ دیگا، وہ وحدت میں واصل ہو گا۔

مَن رَآيَ الحُبَابَ وَيرغَبُه، حَرُمَ عَنِ البَحَر.

جنهن ڏٺو ڦوڙي کي ۽ ڏٺائين خواهشن سان، ته اهو درياهه کان بي نصيب آهي.

جس نے بلبلے کو خواہش سے دیکھا وہ دریا سے بے نصیب رہے گا۔

اَلحُبَابُ مَايُرِي، وَالبَحرُ مَا لآ يُرِي.

ڦوڙو اهو آهي جو ڏسڻ اچي، درياءُ اهو آهي جو ڏسڻ ۾ نه اچي.

حباب "بلبلا" وہ ہے جو دیکھنے میں آئے،

دریا وہ ہے جو دکھائی نہ دے۔

مَايُرِي فهِيِ صِفَاتُ، مآ لآ يُرِي، فهِيَ ذاتُ.

جيڪا ڏسڻ ۾ اچي سا صفات آهي، جيڪا ڏسڻ ۾ نه اچي، سا ذات آهي.

جو دیکھنے میں آئے وہ صفات ہے، جو دکھائی نہ دے وہ ذات ہے۔

رُوَيَتُ المِثَالِ مُسَبِّبهُ الرّويةِ الظاهِرِ.

مثال جو ڏسڻ، ظاهر جي ڏسڻ جو سبب آهي.

مثال کو دیکھنا، ظاہر کے دیکھنے کا سبب ہے۔

مُعُانقة الرُوحانيَّتِ، مُستعِدِهُ الِمُلاَقاةِ الجِسمانيَّتِ.

روحاني ياڪر پائڻ، جسماني ملاقات کان وڌيڪ سينگاريل آهي.

روحانی طور ملنا، جسمانی ملاقات سے احسن ہے۔

اِذْكانَ الرُّوحُ عَلي الروحِ، حَاكِمًا فَسُوفَ يُسَخَّرُ الجِسمُ لِلجِسِمِ.

جنهن وقت روح، روح تي حاڪم آهي، ته ان وقت، جسم به جسم جو فرمانبردار آهي.

جس دم روح، روح پر حاکم ہے، اس وقت جسم بھی جسم کا فرمانبردار ہے۔

اَلحقيقتُ يَجذِبُ الحَقيقةَ لوكانَتِ تَحِتَ الأرضِ اَوفَوق السَماءِ.

حقيقت ڇڪيندي آهي، حقيقت کي، توڙي اها زمين جي هيٺيان هجي يا آسمان جي مٿان هجي.

حقیقت، حقیقت کو کھینچتی ہے زمین کے نیچے ہو یا آسمان کے اوپر۔

اَلجَوهَرُ يَاتِيَ بَالجَوهَرِ، لَوكانَ مَستُور فِي مَاةِ اِلآ لالف عُرُوضِ.

جوهر اصل چيز کي چئبو آهي، اصل، اصل ساڻ ئي ايندو آهي، توڙي جو هزارن پردن ۾ لڪيل هجي.

جوہر اصل کو کہا جاتا ہے، جوہر، جوہر کے ذریعے آتا ہے، اگرچہ ہزار ہا پردوں میں چھپا ہو۔

ضَبطُ النَظرِفِي المِنظُورِ مُوَيِّدِ النَاظِرِ.

معشوق جي نظر جي مضبوطي، عاشق جي مدد سان ٿيندي آهي.

منظور کے نظر کی مضبوطی، ناظر کی مدد سے ہوتی ہے۔

قُوَتُ العَينِ تَجَلَّيَۃُ الحُسنِ.

اک جي قوت حسن جي تجلي آهي.

آنکھ کی قوت، حسن کی تجلی ہے۔

مَرغُوبُ الجُهَالِ حُسن القِشرِ.

جاهلن جو راغب ٿيڻ، کل جي سونهن مثل آهي.

جاہلوں کی رغبت جلد کے حسن کی طرف ہے۔

مَنظُورُالعَارفينَ لُبُّ اللبَابِ.

عاشقن جي پسند، مغز يعني منجھ آهي.

عارفوں کی پسند اصلی جوہر ہے۔

مَقصُودُ العَاشقِينِ، تَزِيدُالتَعشُق.

عاشقن جو مقصد، عشق جي زيادتي آهي.

عاشقوں کا مقصد عشق کی زیادتی ہے۔

حُبّ الحَادِثِ يَمنَعُ عَنِ القديمِ، يَقطَعُ عَنِ الحَادِثِ.

نئين دوستي، ذات پاڪ جي دوستيءَ کان جهلي ٿي، ۽ ذات پاڪ جي دوستي وري نئين دوستيءَ کان جهلي ٿي.

نئی دوستی، پرانی دوستی سے روک لیتی ہے، اور پرانی دوستی نئی دوستی کو کاٹ دیتی ہے۔

اَلمَاهِيَتُ شَامِلة بِكُلِ شيءٍ، وَالمشكُوفة عَلي مَن يُكشفُ.

هر شئي سان حقيقت شامل آهي، ۽ کولڻ واري تي واضع ڪيل هوندي آهي.

ہر چیز سے اس کی ماھیت شامل ہے، جو کھولنے والے پر واضع ہوتی ہے۔

اَلهُوَيدَةُ مُنَزَّة عَنِ الخُرُوجِ وَالدُّخُولِ وَالتَّمَكُّنِ.

ذات نڪرڻ، داخل ٿيڻ ۽ قرار وٺڻ کان پاڪ آهي.

ذات نکلنے، داخل ہونے اور قرار پکڑنے سے پاک ہے۔

اَلمُمكِنُ مَاْيفهَمُ وُجُودهٗ وَهُوَ مَوجُوُدٌ.

ممکن اها چيز آهي جا موجود هجي، ۽ سندس وجود سمجهه ۾ به اچي.

ممکن وہ چیز ہے، جو موجود ہو، اور اس کا وجود سمجھ میں آئے۔

اَلوَاجِبُ هُوَ وُجُودُ غَيرَ مَوجُودِ.

واجب اهو وجود آهي، جو موجود نه هجي.

واجب وہ وجود ہے جو موجود نہ ہو۔

رُوحُ العَارج يَصعَدُ صَافئہ فَوقُ العَرش كَطيرُ وَهِيَ تَصعُدُ صَافة فِي الهَواءِ.

مٿي ٿيندڙ روح مٿي ٿئي ٿو، جيئن عرش تي پکي، جيڪو هوا ۾ صاف ٿئي ٿو.

اوپر جانے والی روح بلند ہوتی ہے، جیسے مرغ لاہوتی ہوا میں صاف ہوتا ہے۔

صُعُودُالاَرواح مِن مُعارج اللاهُوتةِ اِعتِاقها مِن حبَس الناسُوتِيَةِ.

روحن جو مٿي چڙهڻ لاهوت جي ڏاڪڻ وسيلي آهي، ۽ اتان آزاد ٿيڻ ناسوت ۾ قيد ٿيڻ آهي.

روحوں کا اوپر چڑھنا، لاھوت کی سیڑھی کے وسیلے ہوتا ہے، وہاں سے نکلنا ناسوت میں قید ہونا ہے۔

اِنْفِصَالُ الخَيَالِ مِنَ الجِسمِ وَعُرُوجُهَا. إلي المُنتَهي الغَايَاتِ، إِستِفرَاغُ الطَالِبِ عَنِ المَاسِوَا.

جسم کان خيال پري هجي ۽ جسم نهايتن جي طرف عروج ڪري ته اها طالب جي الله تعالىٰ کان واندڪائي آهي.

جسم سے خیال دور ہو، اور جسم نہایتوں کی طرف عروج کر تا رہے، تو یہ طالب کی اللہ تعالیٰ سے فراغت ہے۔

تَعلِيمُ العُرُوجِ اَوْلِي مِنْ كُلِّ تَعلِيمِ التَّصوُّفِ.

عروج جي تعليم، تصوف جي هر تعليم کان بلند آهي.

عروج کی تعلیم، تصوف کی ہر تعلیم سے بلند ہے۔

حَافِظُ العُرُوجِ مَحفُوظٌ عَنِ الخَطِرَاتِ.

عروج جي سنڀال ڪندڙ، هر خطري کان محفوظ ڪيل آهي.

عروج کی نگہبانی ہر خطرے سے محفوظ کی گئی ہے۔

مَن كَانَ يَعُودُالخَيال إلي قَالِبِهِ فَلْيُعرِجْهُم إلي مَعَادِهِ حَتّي يُكْشَفُ مَالاَيُكشَفُ.

جيڪو پنهنجي جسم ڏانهن خيال ڪري ٿو، ان کي جڳائي ته خيال کي بلند ڪري، موٽي اچڻ واري هنڌ ڏانهن، جيڪو سندس لاءِ ظاهر ڪرڻو آهي.

جو اپنے جسم کے طرف خیال کرتا ہے، اسے چاہیے کہ واپس آنے والے مقام کی طرف خیال کو بلند کرے، جو اس کے لئے ظاہر کرنا ہے۔

اَلصُّعُود فَوقَ الصُّعُودِ فِيِ كُلِ نَفِسِ اَولِيِ الخِيَالِ.

هر گهڙي، چڙهڻ تي چڙهڻ، خيال جي بلنديءَ تي منحصر آهي.

دم بدم عروج، خیال کی بلندی پر منحصر ہے۔

اَلعارجُ مِن ثُبوتِهَا مَكَانًا وَاحِدًا. حَتّٰي يَصِلُ التَّحِيَّة.

مقام جي بلنديءَ جي ثابتي، سوغات جي پهچڻ تائين آهي.

مقام کے بلندی کی ثابتی سوغات پہنچنے پر ہے۔

عُرُوجُ الآنبياءِ وُصُولُ التَّحِيَّتِ، وَنُزُولهُمُ حُصُولُ الشرّيعَتِ.

پيغمبرن جو عروج آهي، سوغات تائين پهچڻ ۽ لهڻ انهن جو، شريعت جي حاصل ڪرڻ لاءِ آهي.

انبیاء کی عروج سوغات کا پہنچنا اور اترنا، شریعت کی حاصلات کے لئے ہے۔

مايَعقلُ الُواصِلين، فِيِ حَالت اَلعُرُوجِ فهِيَ كَلامُ اللّٰه.

عروج جي حالت ۾ واصل جيڪو پروڙن ٿا، سو الله تعالىٰ جو گفتگو آهي.

عروج کی حالت میں جو واصل سمجھتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی گفتگو ہے۔

وَمَايَظْهَرُ مِنْهُمْ فِي اوقاتِ الحُلولِ فَهِيَ كَلامُهُمْ.

جيڪو حلول جي وقتن ۾ ظاهر ٿئي ٿو، سو سنڌس ئي ڪلام آهي.

جو حلول کے اوقات میں ظاہر ہوتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔

حُلولُ الذّاتِ بَعَيدٌ عَنِ الاِدِراک اَهَلِ الوُجوُدِ ولاَيَشرَح باللِسانِ اَلبشريَتِ لِاَ نَه، لايُمكنُ.

اهل وجود لاءِ پيهي وڃڻ ڏکيو آهي، ۽ سنڌس زبان ۾ ان جي بيان ڪرڻ جي سگهه نه ٿي رکي.

اہل وجود کے لئے، حلول مشکل ہے، اور اس کی زبان بھی بیان کرنے سے قاصر ہے۔

صَلوٰةُالمَجذُوبينَ تحَيُّرٌ فِيهِ.

مجذوبن جي نماز منجهه الله تعالىٰ جي حيرت آهي.

مجذوبین کی نماز اللہ تعالیٰ میں حیرت ہے۔

اَلسُّلوکُ عِبَارۃ مِنَ السَیرِالي اِللّٰہِ.

سلوڪ الله تعالىٰ جي راه ۾ پنڌ ڪرڻ آهي.

سلوک اللہ تعالیٰ کی ذات میں سیر کرنا ہے۔

اَلجَذبۃُ عِبَارۃُ مِنَ السَّیرفِي اللّٰہِ.

ذات پاڪ منجهه سير ڪرڻ، طلب جي جذبي سبب آهي.

ذات پاک میں سیر کرنا، طلب کے جذبے کی سبب ہے۔

اَلشَّوقُ حَیَاۃُ الشَّائقِ وَالذوقُ مَمَاتُ المُشتاق.

شوق شائق جي حياتي آهي، ۽ ذوق مشتاق جو مرڻ آهي.

شوق شائقوں کی زندگی ہے، اور ذوق مشتاقوں کا مرنا ہے۔

اَلعاشِقُ مَن لاَ يُتَمثِلُ بعينه تمثيلا، هِيِ غَير مَعَشُوقِهِ.

عاشق اهو آهي جو محبوب جي اکين سان ڪنهن جي تمثيل نہ ڏئي.

عاشق وہ ہے، جو محبوب کی آنکھوں کی تمثیل کسی اور سے نہ دے ورنہ خلاف عشق ہو گا۔

اَلمعشُوق مَن يُقذَفُ فِيِ القلِبِ حُبُّهٖ.

معشوق اهو آهي، جنهن جي دل ۾ سڀ کان وڌيڪ محبت هجي.

معشوق وہ ہے، جس کی دل میں سب سے زیادہ محبت ہو۔

صَدِرُالوَلِي كَمِشكوةٍ، وَقلبَ الصَّفِيَ كَزُجَاجَةٍ.

وليءَ جو سينو منگهہ جي مثال آهي، ۽ سندس دل آئيني وانگر آهي.

ولی کا سینہ مشکاۃ اور دل آئینے کے مثل ہوتا ہے۔

سَرّالمَعَارِفَتِ كاالمِصبَاحِ.

معرفت جو ڳجھہ ڏيئي وانگر آهي.

معرفت کا راز چراغ جیسا ہے۔

اَلمُحِيطُ مَن يَثبتُ فيي الصَفَاتِوَالأسمَاءِ والأشِياءِ بغير اِمكَانِ وَتكيُفِ وَالقِيَاسِ.

محيط اهو آهي جيڪو شين جي اسمن، صفتن کي سواءِ سگهہ، ڪيفيت ۽ قياس جي ثابت ڪري.

محیط وہ ہے، جو چیزوں کے نام اور صفات کے سواء اس کی قوت کیفیت اور قیاس کو ثابت کرے۔

مَن قَنَعَ بغُرفَةِ مَن نَهرالدُّنيَا، فَهُوَ غنِيٌ بغنَاءِالقلبِ.

جنهن واهيءَ جي لپ تي قناعت ڪئي، اهو شاهوڪار دل وارو مالدار آهي.

جس نے دنیاوی نہر کے تھوڑے سے پانی پر قناعت کی وہ غنی دل آدمی ہے۔

وَمَن زَادَ مِنهَا فَلَايَشبَعُ مِنهُ، حتّٰي مَاتَ وَهُوَ مُستَفيٌ.

جيڪو شخص ان لپ ڪان وڌيو، سو جلندر جي مريض وانگر مرڻ تائين نہ ڍاپندو.

جو اس تھوڑے پانی سے بڑھ گیا وہ جلندر کے مریض کی مانند ہے جو کبھی سیر نہ ہو گا۔

اَلتقاتُ عَنْ لذاتِ الدُّنيا تَقرّبُ العَبدَ، بالذّاتِ الآخِرةِ.

جيڪو دنيا جي لذت کان منهن موڙيندو، سو آخرت جي لذت کي ويجهو ٿيندو.

جو دنیا کی لذت سے منہ پھیر لے گا، وہ آخرت کی لذت کے نزدیک ہو گا۔

اِشتِغالُ عَينُ تَوصُّلُ السَالِکَ بدَرجَةِ المَجذوبيّتِ.

وصال جو شغل، سالڪ کي مجذوبيت جي درجي تي پهچائيندو.

وصال کا شغل، سالک کو مجذوبیت کے درجے پر پہنچادیتا ہے۔

لفنَاءُ فِي الشَيّخِ يُبدِعُ آثَارَالرِسَالتِ.

مرشد ۾ فنا ٿيڻ سان،رسالت جون نشانيون ظاهر ٿيڻ شروع ٿين ٿيون.

مرشد میں فنا ہونے سے رسالت کی نشانیاں ظاہر ہونا شروع ہو جاتیں ہیں۔

اَلْفَنَاءُ فِي الرَّسُول يَخْتَرِعُ اَطِوارُالْوهِيَّتِ.

رسول ۾ فنا ٿيڻ سان، الوهيت جون طرحون روشن ٿين ٿيون.

رسول ﷺ میں فنا ہونے سے علویت کے اطوار روشن ہوتے ہیں.

حُبّ الرَّسُول تُبدِيلُ المُحِبيت بِالمَحبُوبِيَتِ.

رسول جي دوستي، معشوق واري عاشقيءَ کي نئون رنگ ڏئي ٿي.

عشق رسول ﷺ معشوق کی عاشقی کو نیا رنگ دیتی ہے۔

مَن يُحبُّ حَبيبُ اللهِ، فَاللهُ يُحِبُه.

جيڪو الله تعالىٰ جي حبيب سان حب رکندو ته ان کي الله تعالىٰ به دوست رکندو.

جو اللہ تعالیٰ کے حبیب سے محبت رکھے گا، اسکو اللہ تعالیٰ محب رکھے گا۔

اَلمُتَابعتُ الظَاهِرَةِ تُعتِقُ مَنَ النَار.

ظاهر جي تابعداري، دوزخ جي باھ کان بچائي ٿي.

ظاہر کی تابعداری جہنم کی آگ سے بچا لیتی ہے۔

اَلمُتَابعَتُ الباطنۃ تُطلعُ المُتَابعِينَ عَلٰي مَاھيَت اِلاِسرَار

باطن جي تابعداري، تابعداري تي حقيقت جي اسرارن کي واضع کندي آهي.

باطن کی تابعداری، تابیداروں پر حقیقت کے اسرار کو واضع کرتی ہے۔

عِزَتُ الخَلاٰيق تنقُصُ دَرَجَۃ الَطالِبينَ عِنداللهِ.

مخلوقات جي عزت: خدا جي نزديک طالب جي درجي کي گهٽائي ڇڏيندي آهي.

مخلوقات کی عزت، خدا کے نزدیک،
طالب کے درجے کو کم کر دیتی ہے۔

كَرَةُ الفُقْراءِ عِندَالنَّاس، تَزيدُقِدرَ هُمُ عِندهُ.

ماڻهن جي اڳيان فقيرن جي گهٽ عزت، الله تعالىٰ جي ويجهو قدر وڌائي ٿي.

لوگوں کے آگے، فقراء کی عزت کم ہونے سے
اللہ تعالیٰ کے نزدیک قدر بڑھاتی ہے۔

بَعَضُ السّالِكينَ، يَصِلُونَ الْكعبة الحَقيقتِ بِسِيرالْمَنازل وَالْمَقامَاتِ.

بعضي، سالڪ، منزل ۽ مقامن جي سير ڪندي حقيقي ڪعبي کي پهچي وڃن ٿا.

بعض سالکین، منزل اور مقامات کی سیر کرتے
کرتے قیقی کعبے میں پہنچ جاتے ہیں۔

بَعضُ الوَاصِلِين يَدخُلونَ فِي البيتِ المُواصِلةِ بِغيرِ ثَلاثِيِ المَراحِلِ وَالدَّرَجاتِ.

واصل بعضي جي درجن ۽ ملاقات کان سواءِ، ميلاپ جي گهر ۾ پهچي وڃن ٿا.

بعض واصلیں، منزل کے مدارج، اور ملاقات کے بغیر وصل کے مکان میں پہنچ جاتے ہیں۔

خُبزُ الوَقِفِ حَلالٌ عَلي مِن يَأخُذُهُ، لِواسِعِ الرِّيَاضَتِ وَحَرامٌ عَلي مَن يَعتكِفُ فِي الرِّبَاطِ لِاكِلِهُ.

خيرات جي ماني ان جي لاءِ حلال آهي، جيڪو رياضت وڌائي ڪشادو ڪري ۽ حرام آهي ان تي، جيڪو مهمان خاني ۾ فقط کائڻ لاءِ رهي.

خیرات کی روٹی اس پر حلال ہے، جو ریاضت کو مزید کشادہ کرے، اور حرام اس پر ہے جو صرف کھانے کی لالچ سے مہمان خانے میں رہے۔

أَصِلُ الفَقرِفَنَاءُ فَرعُهَا سُكُرٌ وَثمرُهَا بَقاءُ.

فقير جي پاڙ فنائي آهي، ٽاريون سندس سڪر آهي ۽ ميوو سندس بقا آهي.

فقیر کی جڑ فنائیت ہے، ٹہنیاں سکر ہے اور پھل بقائیت ہے۔

مَنْ اخذُالمَقالَ غَايَةُ المَقصُود فَلا نَصِيبَ لَه، مِنَ الحالِ.

جنهن گفتگو کي مقصد بڻايو، تنهن کي حال جو بخرو نصيب نہ ٿيندو.

جس نے گفتگو کو مقصد بنالیا، اس کو حقیقت حال نصیب نہ ہو گا۔

مِفتَاح القلبِ لَااِلٰه الاالله.

قلب جي ڪنجي لَااِلٰه الاالله آهي.

قلب کی چابی لا الٰہ الا اللہ ہے۔